

## 1078-کیا شریعت میں بیوی سے ہم بستری کی تعداد یادت مقرر ہے

### سوال

کیا مرد کو شادی کی رات بیوی سے ہم بستری کرنے کی اجازت ہے؟  
اگر جواب اثبات میں ہو تو خاوند کے لیے کتنی بار مجامعت کرنے کی اجازت ہے ہفتہ میں ایک بار یا اس سے بھی زیادہ؟  
ملاحظہ: گزارش ہے کہ میں جو پوچھنا چاہتا ہوں اس کی تعبیر کے لیے دوسرے کلمات استعمال نہیں کر سکتا۔

### پسندیدہ جواب

بھی ہاں خاوند اور بیوی کے لیے شب زفاف میں ہم بستری کرنا اگر وہ چاہیں تو جائز ہے، لیکن شریعت میں اس کی تعداد متعین نہیں کہ کتنی بار ہم بستری کی جائے، اس کا سبب یہ ہے کہ یہ حالات اور اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے، اور پھر جب قدرت و طاقت میں بھی فرق ہے تو شریعت کی عادت نہیں کہ وہ اس طرح کے مسائل میں تعداد متعین کرے۔

لیکن جماع اور ہم بستری مورث کا حق ہے جو خاوند پر واجب ہے، ابن قادمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

کہ اگر اس کا کوئی عذر نہیں تو وہ اپنی بیوی سے ہم بستری کرے، امام باک رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول یہی ہے: دیکھیں المغنى لابن قادمة (7/30)۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اے عبد اللہ کیلئے یہ نہیں بتایا گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا اور رات کے وقت قیام کرتا ہے؟

میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول (بات تو ایسی ہی ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو ایسا نہ کر بلکہ روزہ رکھ اور افطار بھی (یعنی بکھی چھوڑ بھی دیا کر) اور قیام بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو، اس لیے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے، اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے) صحیح بخاری۔

حدیث کی شرح میں ہے کہ:

یہ خاوند کے لائق نہیں کہ وہ عبادات میں اتنی کوشش کرے کہ وہ جماع اور کمائی کرنے کے حق سے بھی کمزور ہو جائے۔ دیکھیں فتح الباری۔

اور خاوند پر بیوی کا یہ حق ہے کہ خاوند اس کے پاس رات بسر کرے۔

ابن قادمہ حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جب اس کی بیوی ہو تو اس پر لازم اور ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی عذر نہیں تو وہ چار راتوں میں ایک رات اس کے پاس بسر کرے۔ دیکھیں المغنى (7/28) اور کشف القناع (144/3)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

اور بیوی کی حسب خواہش خاوند پر ہم بستری و جماع واجب ہے جب تک کہ خاوند کا بدن کمزور نہ ہو اور یا پھر اسے ایسا کرنا ممکن نہ ہے جی روک دے۔۔۔

اور اگر وہ آپس میں تنازع کا شکار ہو جائیں تو خاوند پر قاضی نفقة کی طرح اسے بھی مقرر کر دے گا اگر وہ اس میں زیادتی کرتا ہو۔ دیکھیں الاختیارات الفقهیہ من فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ص (246)

شرعی طور پر مطلوب اور مقصود تو یہ ہے کہ خاوند کی ہم بستری کے ذریعہ سے بیوی کو غافلی اور غلط کام سے بچا جائے اور ہم بستری بھی بیوی کی خواہش اور اتنی ہو جس سے یہ بچاؤ ہو سکے، تو اس طرح اس کے لیے چار مہینہ یا اس سے زیادہ اور کم کی مدت مقرر کرنے میں کوئی وجہ نظر نہیں آتی بلکہ اس میں تو یہ ہونا چاہیے کہ ہم بستری اتنی ہو جتنی کا حق خاوند ادا کر سکے اور بیوی کی بحقی خواہش ہو۔۔۔

یہ تعدادی حالات اور خاوند کی موجودگی میں ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ رہائش پذیر ہو۔

لیکن اگر وہ سفریا کسی اور کام اور تجارت وغیرہ یا کسی مسروق عذر کی بنا پر غائب ہے تو اس حالت میں خاوند کو کو شش کرنی چاہیے کہ وہ بیوی سے زیادہ مدت غائب نہ رہے۔

اور اگر اس کے غائب ہونے کا سبب مسلمانوں کے کسی نفع کی وجہ سے ہو مثلاً وہ جمادی سبیل اللہ میں نکلا ہوا ہے یا پھر مسلمانوں کی سرحدوں کی حفاظت پر مأمور ہے تو اس میں ضروری ہے کہ اسے چار ماہ کے اندر امداد پہنچا جائیں اسے کی اجازت دینی چاہیے تاکہ وہ کچھ مدت اپنے بیوی بچوں میں گزارے اور پھر دوبارہ سرحدوں پر یا جمادی میں واپس چلا جائے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیاست اور حکم یہی تھا کہ انہوں نے فوجیوں اور سرحدی محافظوں کے لیے یہ مقرر کیا تھا کہ وہ اپنی بیویوں سے چار مہینے تک دور رہیں جب یہ مدت پوری ہو جاتی تو انہیں واپس بلایا جاتا اور ان کی جگہ ہر دو سروں کو بھیج دیا جاتا تھا۔

دیکھیں کتاب : المفصل فی احکام المرأة تالیف الشیخ زید ان (7/239)

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشے والا ہے۔

واللہ عالم۔